Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۱۰ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ ، ۸ صلح ۱۳۵۰ہش ، ۸ جنوری ۱۹۷۱ء	نمبر ۷

آسمانی برکتوں اور افضال و انعامات کی بارش برسانے والا

جماعت احمدیہ کا نہایت مقدس و بابرکت ۷۹ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی بصیرت افروز اور معرکۃ الآراء اختتامی تقریر

نبی کریمؐ ہر قوم اور ہر زمانہ کیلئے رحمت ہیں، قیامت تک آپ کے فیوض کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے

یہ آپ ہی کا فیض جاری ہے کہ آج مشرق و مغرب میں اسلام کے پھیلنے سے ملتِ واحدہ کے قیام کی راہ ہموار ہو رہی ہے

جلسہ سالانہ کے آخری روز یعنی ۲۸ فتح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والے ہزاروں ہزار احباب کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز اختتامی خطاب سے نوازا جس کے دوران احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی سب سے اہم اور نہایت عظیم الشان برکت کے طور پر علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے، غلبۂ اسلام کی نہایت کامیاب اور نتیجہ خیز جد وجہد سے متعلق اپنی نئی اور عظیم تر ذمہ داریوں سے آگاہ ہونے اور ان کی کماحقہ ادائیگی کی غرض سے خدمتِ اسلام کے نئے عزائم اور نئے حوصلوں سے ہمکنار ہونے کے انمول مواقع میسر آئے۔ جلسہ سالانہ کے اس روح پرور اور ولولہ انگیز اجلاس کی مختصر روداد ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

۲۸ دسمبر کو صبح کے اجلاس کے بعد جو ۱۲ بجے دوپہر کو اختتام پذیر ہوا تھا احباب جماعت سوا بجے بعد دوپہر تک ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے لئے جلسہ گاہ اور اس سے ملحقہ میدان میں پھر آ جمع ہوئے اور جب وہ باقاعدہ صفوں میں ترتیب وار بیٹھ گئے تو حضور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ کے اسٹیج پہ تشریف لاکر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ ادائیگی نماز کا منظر بہت ایمان افروز تھا۔ حدِ نگاہ تک نمازیوں کی صفیں پھیلی ہوئی تھیں۔ خدائے ذوالعرش کے ہزاروں ہزار بندے اس کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لئے سراپا نیاز بنے قطار در قطار کھڑے تھے حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد احباب سمٹ کر جلسہ گاہ میں بیٹھ گئے تاکہ وہ احباب جو ہزاروں ہزار کی تعداد میں تھے اور کسی قدر دیر سے آنے کی وجہ سے جلسہ گاہ سے باہر میدان میں نماز ادا کر رہے تھے وہ بھی اندر آکر بیٹھ سکیں چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے جلسہ گاہ سامعین سے اس طرح پُر ہو گئی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ سامنے کی طرف اسٹیج کے اس حصہ میں تشریف لائے جو منبر کے طور پر اسٹیج کی عام سطح سے نسبتاً زیادہ بلند بنایا گیا تھا۔ سامعین نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعرے لگا کر بہت محبت اور خلوص کے ساتھ حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اختتامی اجلاس کا روح پرور آغاز

حضور ایدہ اللہ نے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد پونے دو بجے کے قریب نائیجیریا کے محترم الحاج ابوبکر ایڈو گبے کوکوئی (جو جلسہ میں شرکت کی غرض سے چند روز پیشتر ہی لیگوس سے ربوہ پہنچے تھے) کو یاد فرمایا کہ وہ تشریف لاکر قرآن مجید کی تلاوت سے (باقی صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی تاہم نزلہ کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب حضرت سیدہ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۷ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازئ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ مکرم میاں عبد الحی صاحب مبلغ انڈونیشیا وہاں لمبا عرصہ فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۲۵ دسمبر ۱۹۷۰ء کو مع اہل و عیال بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالت تبشیر)

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۰ء کو مسجد مبارک میں ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت پڑھانے کے بعد لیفٹیننٹ مبشر احمد صاحب پاکستان نیوی کا نکاح مسرت محمود صاحبہ بنت محترم کیپٹن محمود شوکت قریشی صاحب آف پشاور کینٹ کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

لیفٹیننٹ مبشر احمد سلمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص اور قدیمی صحابی اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیرینہ طبی خادم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں اسی طرح مسرت محمود صاحبہ سلمہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت قریشی احمد دین صاحب گجرات کی پڑپوتی اور محترم قریشی عبد المجید صاحب کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۲۹ دسمبر ۱۹۷۰ء بعد نماز ظہر عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت بابو عبد الغنی صاحب انبالوی مرحوم کا نکاح محمد خالد صاحب گورائیہ ایم اے ابن مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر رنگ میں بابرکت فرمائے۔ آمین

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ صلح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید پر ایمان

اللہ تعالیٰ کے وجود پر صرف ایمان لانا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ اس کو وحدہٗ لاشریک ماننا بڑا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں شرک کو سب سے بڑا اور ناقابل معافی گناہ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسلام شرک سے اس قدر پاک ہے کہ ایک مغربی مورخ نے اپنی ایک تصنیف میں لکھا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں دو باتیں بڑی حیرتناک ہیں اوّل یہ کہ یونانیوں نے ایک زمانہ میں چند ہی سال میں تمام علوم کی بنیاد رکھدی اور اس تھوڑے عرصہ میں اس خطہ میں اتنے عالم پیدا ہوئے کہ تاریخ اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتی۔ دوسری بات جو اس مورخ کے نزدیک حیرت کن ہے وہ اس نے یہ بتائی ہے کہ جہاں جہاں دین اسلام پہنچا ہے وہاں پھر کبھی لکڑی اور پتھر کے بتوں کی پرستش رواج نہیں پا سکی اس طرح اسلام نے اللہ تعالیٰ کی وحدت کا جو تصور پیش کیا ہے کسی مذہب نے اس کو اس صفائی اور شدت سے پیش نہیں کیا حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی تمام تعلیم وحدت خداوندی کے گرد گھومتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر پیرائے سے اپنی وحدت کو بیان فرمایا ہے ایک قادر مطلق خدا تعالیٰ کو ماننا ہی دراصل اسلام ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی اس خصوصیت کو بار بار بیان کیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اسلام وہ مصفّا اور خالص توحید لے کر آیا تھا جس کا نمونہ اور نام و نشان بھی دوسرے ملتوں اور مذہبوں میں پایا نہیں جاتا یہاں تک کہ میرا ایمان ہے کہ اگرچہ پہلی کتابوں میں بھی خدا کی توحید بیان کی گئی ہے اور کل انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اور مقصد بھی توحید ہی کی اشاعت تھی لیکن جس اسلوب اور طرز پر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم توحید لے کر آئے اور جس نہج پر قرآن نے توحید کے مراتب کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کسی اور کتاب میں اس کا ہرگز پتہ نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵۲)

اللہ تعالیٰ کی وحدت کے صحیح تصور کے بعد اللہ تعالیٰ کی شناخت کا مرحلہ آتا ہے جب ہم یہ مان لیتے ہیں کہ اس کائنات کا صانع ایک ہی قادر مطلق ہستی ہے تو ضروری ہو جاتا ہے کہ اس قادر مطلق ہستی کو کما حقہٗ جانا جائے اس کا نام خدا شناسی یا معرفت الٰہیہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمام سعادتمندیوں کا مدار خدا شناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے۔ جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے۔ جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا ہے اور بڑا قادر ہے اور ذوالعذاب الشدید ہے۔" (ایضاً صفحہ ۲)

اس اقتباس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ باری تعالیٰ کی شناخت ہمارے لئے کیوں ضروری ہے آپ نے واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شناخت سے انسان گناہ سے بچ جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر ایک بھسم کرنے والی بجلی گرتا ہے۔ پس جب تک انسان اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کی حدود سے نکل کر عَرَفْتُ اللّٰہَ کی منزل میں قدم نہیں رکھتا۔ اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے۔ اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اس کی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے ایک ایسی صداقت ہے۔ جس کو ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ ہمارا روزانہ تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ مثلاً جبکہ یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے۔ تو کون دانشمند ہے جو اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دینا تو درکنار کبھی ایسے سوراخ کے نزدیک بھی جانا پسند کرے جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو۔ اُسے خیال ہوتا ہے کہ کہیں اس کے زہر کا اثر اس میں باقی نہ ہو۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ فلاں جنگل میں شیر ہے تو ممکن نہیں کہ وہ اس میں سفر کر سکے یا کم از کم تنہا جا سکے۔ بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا ان کو یقین دلایا گیا ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں
پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو۔ کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون، نجات نہیں دے سکتا اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رُک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس امر کا حاصل ہو کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے۔ میں جواب میں یہی کہوں گا۔ کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو۔ وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے۔"
(الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

قیادت تربیت انصار اللہ

دُعا کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پنجابی میں ایک مثل ہے۔ جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا۔ لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنی ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے... پوری سوزش اور گدازش کیساتھ جب دعا کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ

تقریر محترم مولٰنا ابوالعطاء صاحب فاضل برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۸ دسمبر کے پہلے اجلاس میں محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے جو تقریر مندرجہ بالا موضوع پر فرمائی اس کا متن افادۂ احباب کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

(۳)

وحی والہام کے فوائد وثمرات

نواں سوال یہ ہے کہ وحی والہام کے فوائد وثمرات کیا ہیں؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ وحی و الہام کی حقیقت کو جان لینے کے بعد یہ سوال خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ وحی اللہ تعالیٰ کے اس مکالمہ کا نام ہے جس سے اس کی رضا اور خوشنودی کا انسان کو علم ہوتا ہے۔ انسان تو انسان وحی اور الہام تو ہر مخلوق کے لئے سرچشمہ علم ورہنمائی ہے۔ جملہ کاروبار عالم وحی الٰہی سے جاری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اوحی فی کل سماء امرھا (حٰم السجدہ ع ۲) کہ آسمانوں کا سارا کام اللہ تعالےٰ کی وحی سے چل رہا ہے شہد کی مکھی کے بارے میں فرمایا۔ واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون۔ ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونھا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ان فی ذلک لآیۃ لقوم یتفکرون (النحل ع ۹)

کہ تیرے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی کہ پہاڑوں میں، درختوں پر اور چھتوں میں چھتے بنا، ہر پھل سے رس چوس اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کی اطاعت گزار بن۔ تب شہد کی مکھی کے ذریعے ایسا شہد پیدا ہوتا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے اور سوچنے والوں کے لئے ایک بڑا نشان ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی ساری ہدایات وتعلیمات کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی وحی پر ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کہلوایا گیا ہے وان اھتدیت فبما یوحی الی ربی (سبا ع ۶) کہ مجھ کو جو ہدایت ملی ہے وہ میرے رب کی وحی کا ثمرہ ہے۔

آخری زمانہ کے ذکر پر مادی توفیات وزلازل کے ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بان ربک اوحی لھا (الزلزال) کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی وحی کے نتیجہ میں ہوگا۔ غرض وحی الٰہی جملہ علوم کا سرچشمہ ہے سارے روحانی اور مادی فیوض اسی سے جاری ہوتے ہیں۔ نبی انسانیت کا نقطہ مرکزی ہوتا ہے اور نبی کی جملہ تعلیمات میں وحی والہام ہی اس کا رہنما ہوتا ہے۔ نبیوں کے بغیر کارخانہ عالم عبث قرار پاتا ہے۔

؎ گر بدنیا نامدے ایں خیل پاک
کار دیں ماندے سراسر ابترے

پھر وحیٔ الٰہی ہستی باری تعالیٰ کا یقینی اور درخشندہ برہان ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ وحی والہام کے بغیر ایک زندہ اور قادر مطلق خدا کے وجود پر کوئی قطعی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔ کائنات سے ایک خالق کے ہونے کا امکان ثابت ہوتا ہے اور الہام سے اس کے زندہ موجود ہونے پر مہر ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بچھڑے کے ذکر پر فرمایا ہے۔ ألم یروا انہ لا یکلمھم ولا یھدیھم سبیلاً (اعراف ع ۱۸) کہ ان نادانوں نے بچھڑے کو معبود بناتے وقت اتنا بھی نہ سوچا کہ وہ نہ ان سے کلام کر سکتا تھا اور نہ انہیں راہِ حق کی ہدایت دے سکتا تھا کیا ایسے وجود کو بھی خدا قرار دیا جا سکتا ہے؟ دوسری جگہ فرمایا أفلا یرون ألا یرجع الیھم قولاً (طٰہٰ ع ۴) کہ ان کو یہ بھی نظر نہ آتا تھا کہ وہ بچھڑا تو ان سے بات بھی نہ کر سکتا تھا۔ پس اللہ تعالےٰ کے الحی القیوم ہونے کے لئے سلسلہ وحی والہام کا جاری ہونا لازمی ہے۔ غرض وحی والہام کے فوائد وثمرات نمایاں اور واضح ہیں۔

کیا قرآن مجید کے بعد کسی وحی کی ضرورت ہے؟

آج کے مضمون کے سلسلہ میں دسواں سوال ہمارے سامنے یہ ہے کہ کیا قرآن مجید کے بعد بھی کسی قسم کی وحی کی ضرورت ہے؟ یاد رہے کہ ہمارے نزدیک قرآن مجید کامل غیر منسوخ اور محفوظ شریعت ہے۔ اس لحاظ سے تشریعی وحی کے آنے کا قرآن مجید کے بعد کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کے بعد نہ کوئی نئی شریعت آئے گی اور نہ کوئی شارع نبی ہوگا۔ یہ بات قرآن پاک سے بالصراحت ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے سلف صالحین اور اہل علم نے لفظ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے یہی معنے کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لائے گا (موضوعات کبیر صفحہ ۶۹ اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲)

پس قرآن مجید کے بعد صرف وحی غیر تشریعی کا نزول ممکن ہے۔ قرآن مجید نے خود بار بار یہ خبر دی ہے کہ امت کے صلحاء اور بزرگ اس وحی اور الہام سے ضرور نوازے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروؤں کے لئے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ محبوب خدا بن جائیں گے۔ فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ع ۴) ان محبوبین ربانی کے لئے چار عظیم روحانی نعمتوں کی بشارت دی گئی ہے فرمایا و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً (النساء ع ۹) وہ لوگ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں سے ہوں گے اور یہ سب درجات امت کے برگزیدہ لوگوں کو حاصل ہوں گے۔ اس آیت کریمہ میں امتی نبی، صدیق، شہید اور صالح بننے کی خوشخبری دی گئی ہے وحی والہام پانے والے یہی لوگ ہیں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ألا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذلک ھو الفوز العظیم (یونس ع ۷)

کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء خوف وحزن سے محفوظ رہیں گے جو کہ مومن اور تقویٰ شعار ہیں ان کے لئے اس زندگی میں بھی بشارتیں ہیں اور اس زندگی میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں تبدیلی نہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر فرمایا۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن اولیاءکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون (حٰم السجدہ ع ۴)

کہ جو لوگ عقیدۂ توحید پر استقامت اختیار کریں گے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نازل ہوں گے وہ انہیں کہیں گے کہ تم خوف وحزن نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے موعود جنت کی تمہیں خوشخبری ہو۔ ہم اس زندگی میں بھی تمہارے مددگار ہیں۔ اور آئندہ آنے والی زندگی میں بھی۔ تمہیں وہاں وہ سب نعمتیں ملیں گی جو تم چاہو گے اور طلب کرو گے۔

ان آیات سے عیاں ہے کہ قرآن مجید کے بعد غیر تشریعی وحی والہام کا دروازہ امت محمدیہ کے افراد کے لئے کھلا ہے ان میں سے صلحاء اور اولیاء اس نعمت سے ہمیشہ بہرہ ور ہوتے رہیں گے۔ احادیث نبویہ میں بھی المبشرات کے جاری رہنے کی خبر موجود ہے اور امت میں ایسے افراد کے ہمیشہ پائے جانے کی پیشگوئی کی گئی ہے جن کو شرف مکالمہ الٰہیہ حاصل ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

پس قرآن مجید کے بعد شجرۂ طیبہ قرآنیہ کے پھل کے طور پر غیر تشریعی وحی والہام کا سلسلہ امت محمدیہ میں جاری وساری ہے۔

کیا امت محمدیہ کے بزرگوں نے وحی والہام کا دعویٰ کیا؟

اب گیارہواں سوال یہ ہے کہ اگر وحی و الہام جاری ہے تو کیا امت محمدیہ کے بزرگوں میں سے کسی نے وحی والہام کا دعویٰ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب بہت طویل ہے تیرہ سو سالہ روحانیت سے بھرپور تاریخ میں ہزاروں لاکھوں لوگ ایسے نظر آتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے شرف مکالمہ ومخاطبہ پایا ہے یہ لوگ ہر ملک میں اور ہر زمانہ میں ہوئے ہیں۔ دور صحابہ کے بعد معروف اور تاریخی ملہمین میں سے ہم صرف تیس ۳۰ نام بطور مثال درج کرتے ہیں (۱) حضرت جنید بغدادی (۲) حضرت امام ابوحنیفہ (۳) حضرت امام شافعی (۴) حضرت امام احمد بن حنبل (۵) حضرت امام محمد باقر (۶) حضرت امام جعفر صادق (۷) حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی (۸) حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش (۹) حضرت ابوالقاسم قشیری (۱۰) حضرت شیخ ابوالحسن الشاذلی (۱۱) حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (۱۲) حضرت شیخ محی الدین ابن العربی (۱۳) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (۱۴) حضرت خواجہ

نظام الدین اولیاء (۱۵) حضرت سید عبدالکریم الجیلی (۱۶) حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی (۱۷) حضرت خواجہ محمد پارسا۔ (۱۸) حضرت علامہ جلال الدین السیوطی۔ (۱۹) حضرت سید عبدالقادر جیلانی۔ (۲۰) حضرت شاہ نعمت اللہ ولی (۲۱) حضرت جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت (۲۲) شیخ عبدالقدوس گنگوہی (۲۳) حضرت شیخ عبدالوہاب الشعرانی۔ (۲۴) حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی (۲۵) حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب (۲۶) حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب (۲۷) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (۲۸) حضرت شاہ عبدالغنی صاحب (۲۹) حضرت معین الدین چشتی (۳۰) حضرت مولوی عبداللہ الغزنوی۔

ہم نے یہ تیس نام سرسری طور پر بطور مثال ذکر کئے ہیں جن کے الہامات مطبوعہ کتابوں میں شائع شدہ ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کے امتیوں کو نعمت وحی والہام سے اس کثرت سے حصہ ملا ہے کہ امم سابقہ میں اس کی نظیر موجود نہیں۔ انہیں برگزیدہ افراد کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
(تفسیر کبیر للرازی)

کہ میری امت کے روحانی علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہوں گے۔ حضرت معین الدین چشتی نے فرمایا ہے ؎

دمبدم روح القدس اندر معینے مے دمد
من نمے گویم مگر من عیسیٔ ثانی شدم

اس جگہ اولیاء امت کے بارے میں کامل عاشق رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر کتنا موزوں ہے ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بیشمار

پس امت کے اولیاء کو وحی والہام کی نعمت ملتی رہی ہے ہاں اولیاء اور رسولوں کی وحی میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"در خلاصہ کلام یہ ہے کہ الہام یقینی اور قطعی ایک واقعی صداقت ہے جس کا وجود افراد کاملہ امت محمدیہ میں ثابت ہے اور انہیں سے خاص ہے ہاں یہ سچ بات ہے کہ رسولوں کا الہام بہت ہی درخشاں اور روشن اور اجلیٰ اور اقویٰ اور اصفیٰ اور اعلیٰ اور مراتب یقین کے انتہائی درجہ پر ہوتا ہے اور آفتاب کی طرح چمک کر ہر یک ظلمت کو اٹھا دیتا ہے مگر اولیاء کے الہاموں میں سے جب تک معانی کی الہامی عبارت کے مشتبہ ہوں یا وہ الہام ہی مشتبہ اور مخفی ہو تب تک وہ ایک امر ظنی ہوگا۔ اور ولی کا الہام اس وقت حد قطع اور یقین تک پہنچے گا کہ جب ضعیف الہاموں کی قسم میں سے نہ ہو بلکہ اپنی کامل روشنی کے ساتھ نازل ہوا اور بارش کی طرح متواتر برس کر اور اپنے نوروں کو قوی طور پر دکھلا کر ملہم کے دل کو کامل یقین سے پر کر دے"
(براہین احمدیہ ۲۳۵ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کا مقام و مرتبہ

اب آج کے موضوع سے متعلق یا یوں الاّ آخری سوال کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ برگزیدگان امت محمدیہ میں مسیح موعود اور امام مہدی وہ منفرد وجود ہے جس کو سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام پہنچانے کی تاکید فرمائی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح) قرآنی آیات میں مسیح موعود کی آمد کو سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ قرار دیا گیا ہے

واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ (الجمعۃ ع)

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے زمانہ مسیح موعود کو امت کے دو بہترین حصوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح باب ثواب ھذہ الامۃ)

حدیث مسلم میں آنے والے مسیح موعود کو خاص طور پر امتی نبی کہا گیا ہے۔ اور یہ بھی واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس پر خاص وحی نازل فرمائے گا۔ (حدیث النواس بن سمعان صحیح مسلم جلد ۲) اس حدیث کے سلسلہ میں صاحب روح المعانی لکھتے ہیں:-

یوحی الیہ علیہ السلام وحی حقیقی"
(تفسیر روح المعانی جلد ۵ ص۶۱)

کہ مسیح موعود پر حقیقی وحی نازل ہوگی۔"

(باقی)

"وقف جدید" کا عظیم الشان مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"حضور مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منشاء یہ تھا کہ دنیا بھر کی احمدی جماعتیں ہزاروں کی تعداد میں واقفین ہمیں دیں۔" (الفضل ۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

ہم اس مقصد کو تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم میں سے ہر ایک شخص بلا استثناء اپنے آپ کو "وقف جدید" کے جہاد میں شامل کرے۔

(ناظم مال وقف جدید صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے

۱۔ یاد رکھیں کہ خدام الاحمدیہ نے اپنے پروگراموں میں خدمت بنی نوع انسان اور حصول قرب الٰہی پر زیادہ زور دینا ہے۔

۲۔ خدام کو نماز باجماعت کا دلی بشاشت سے پابند بنانے کے لئے بھرپور کوشش جاری رکھیں۔ کیونکہ جب تک ہمارے سو فیصد خدام نماز باجماعت کے عادی نہیں ہو جاتے ہمیں اطمینان نہیں ہو سکتا۔

۳۔ آپ کی مجلس کے خدام کے لئے کم از کم تعلیمی معیار یہ مقرر کیا گیا ہے کہ وہ سب کے سب قرآن کریم ناظرہ اور نماز باترجمہ سیکھ چکے ہوں۔

۴۔ خدام میں روح خدمت کو ایسے رنگ میں بیدار کریں کہ وہ تکبر اور ریاکاری سے بچتے ہوئے بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت میں لگ جائیں۔

۵۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مجالس اپنی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مہینہ ختم ہوتے ہی مقررہ فارم پر مرکز کو بھجوا دیا کریں تا مرکز کو آپ کے حالات سے واقفیت رہے اور وہ آپ کی بروقت مناسب رہنمائی اور مدد کر سکے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایجنٹ حضرات کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

الفضل کے بعض ایجنٹ حضرات پرچوں کی واپسی کے سلسلہ میں یہ امر ملحوظ نہیں رکھتے کہ صرف ایک ماہ کے پرچے ہی واپس کئے جا سکتے ہیں چنانچہ بعض ایجنٹ حضرات کئی کئی ماہ کے پرچے اکٹھے کر کے واپس کر دیتے ہیں یہ طریق درست نہیں ہے آئندہ کے لئے جملہ ایجنٹ صاحبان یہ بات نوٹ فرما لیں کہ ان کے مرسلہ کئی کئی ماہ کے پرچے واپسی میں نہیں ڈالے جا سکتے۔ اس لئے وہ ہر ماہ کے پرچے ساتھ ساتھ واپس کرتے رہیں۔ نیز جتنے پرچوں کی ضرورت ہو اتنے پرچے ہی منگوانے کی کوشش کریں خواہ مخواہ زائد پرچے منگوا کر اور پھر انہیں واپس کر کے سلسلہ کا نقصان کرنے سے گریز کریں۔ امید ہے کہ خاکسار کی یہ گزارش جملہ ایجنٹ صاحبان منظور فرمالیں گے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکناف عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کی مختصر روداد

مختلف دینی موضوعات پر اہم تقاریر

۲۷ فتح (دسمبر) بروز سوموار

اجلاس اوّل

اجلاس اول کی کارروائی کا آغاز بصدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ دام ظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ نے "خلافت وحدت قومی کی جان ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ نے پہلے لفظ "خلافت" کی تشریح لغت کے اعتبار سے بتائی۔ پھر بتایا اسلامی اصطلاح میں خلیفہ اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی نبی اور مامور کی وفات کے بعد جماعت کی نگرانی اور اس کی قیادت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے مقرر ہو۔

آپ نے آیت استخلاف سے ثابت کیا کہ امت مسلمہ میں بھی ویسی ہی خلافت جاری رکھنے کا وعدہ دیا گیا ہے جیسی کہ پہلی قوموں میں جاری کی گئی تھی۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر خلافت کا دروازہ مسلمانوں کے لئے کھول دیا ہے

آپ نے خلافت کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے کہا کہ خلافت جہاں صراط مستقیم پر چلاتی ہے۔ تقویٰ اور رشد و ہدایت کی راہوں پر گامزن کرنے کا باعث ہوتی ہے وہاں قومی اتحاد کا بہترین ذریعہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یاد رکھو ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس قوم کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی"

تقریر کے آخری حصہ میں آپ نے خلافت کی متعدد برکات پر روشنی ڈالی

دس بجے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان احسان" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت نے یہ ثابت کر دیا کہ جو خدا پہلے زندہ تھا اور بولتا تھا وہ اب بھی زندہ ہے اور بولتا ہے اور اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ جو اس کے وجود اس کی توحید پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اسکے احکام پر چلتے ہیں

آپ نے دعا کی حقیقت بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ "دعا" اور "ذکر الٰہی" خالق و مخلوق سے تعلق و ربط کی راہیں ہیں جو کہ مذہب کا مآل ہیں۔ دعا قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور یہی وہ واحد گُر ہے جو ہماری ہر قسم کی ترقیات کا وسیلہ ہے۔ اور یہی وہ کامل ہتھیار ہے۔ جسے استعمال کر کے ہم اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی سرفرازی و سرخروئی حاصل کر سکتے ہیں۔

سلسلہ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے دعا اور ذکر الٰہی کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا نہایت مؤثر اور مدلل الفاظ میں ازالہ فرمایا

اس دفعہ احمدی مستورات کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک احمدی سوئس خاتون محترمہ آمینہ صاحبہ زیورچ سے تشریف لائی تھیں انہوں نے چند منٹ بہنوں سے انگریزی میں خطاب کیا جس میں اپنے ربوہ آنے اور یہاں آ کر جو روحانی مسرت انہوں نے حاصل کی ہے۔ اس کا ذکر کیا آپ نے سوئٹزرلینڈ میں احمدی خواتین کے اخلاص۔ کا بھی ذکر کیا

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تقریر

گیارہ بجے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا آپ نے تشہد۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کرتے ہوئے مستورات کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور کسی ہاری روک کی پرواہ کئے بغیر اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائی ہیں اس لئے آپ اس جلسے کو معمولی میلوں کی طرح خیال نہ کریں اس کے قیام کے مقصد کو جانیں۔ خلیفۂ وقت کی زبان سے نکلنے والے ایک ایک لفظ کو دل کے کانوں سے سنیں کیونکہ جو بات دل کے کانوں سے سنی جائے وہ دل کی گہرائیوں سے ہوتے ہوئے روح میں سما جاتی ہے۔ اس جلسہ کی قدر و قیمت کو سمجھیں۔

آپ نے فرمایا۔ خلیفہ قوم کا دل ہوتا ہے اور قیام خلافت کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ آپ نے فرمایا ہمیں شکر ادا کرنا چاہیئے کہ یہ نعمت ہمارے خدا نے ہمیں بخشی ہے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا آپ کو مانا پہچانا ہم کو ہر آن خلافت حقہ سے وابستہ رہنے کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔

خلیفہ کی آواز خدا کی آواز ہوتی ہے۔ اس لئے جو احکام وہ دیں ایمان و اخلاص اور عقیدت کے کامل جذبات کے ساتھ ان پر عمل کریں اور آپ کی اطاعت کا صادق جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔

آپ نے فرمایا کہ خلافت کی برکات کے نظارے ہمیں افریقہ میں نظر آئے۔ ہم نے وہاں کے لوگوں کو بےلوث ایمان میں دلیر اور خلافت کے ساتھ گہری محبت و عقیدت رکھنے والا پایا۔ آپ نے فرمایا۔ ان کی یہ کیفیات دیکھ کر ہمارے ساتھ جانے والے اصحاب جو کہ خود بھی مخلص اور فدائی تھے یہ کہہ اٹھے

"ان کا یہ اخلاص ہمارے نفسوں کو شرمانے لگتا ہے"

آپ نے فرمایا سپین کی تاریخ سے ہمیشہ مجھے لگاؤ رہا اور دل میں درد کے جذبات موجزن رہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں اب اسلام کا کوئی نام لیوا نظر نہیں آتا تھا اگرچہ مسلمانوں کی کچھ روایات کہیں کہیں نظر آتی ہیں۔ لیکن اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل وہاں بھی اسلام کا نور چمک رہا ہے۔

آخر میں آپ نے مستورات کو نصیحت فرمائی کہ اپنے بچوں کی تربیت کریں ان کے دلوں میں خلافت سے وابستگی اور اخلاص پیدا کریں۔ وہ نسلیں پیدا کریں جو محمدی نور کو پھیلائیں جو خدا کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جسم مر سکتا ہے۔ لیکن
اعلیٰ مقاصد کو لے کر اٹھنے
والی روحیں کبھی نہیں
مرتیں"

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید کی تقریر بعنوان "حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب سنا گیا جو قریباً پانچ بجے تک جاری رہا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے جو لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ اس میں تمام مستورات شامل ہوئیں۔ الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔

اس دفعہ جلسہ سالانہ پر زنانہ جلسہ گاہ میں عورتوں کی تعداد کم و بیش اٹھائیس ہزار شمار کی گئی۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب سابق صنعتی نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جو لجنہ اماء اللہ کے ہال میں لگائی گئی تھی۔

(امۃ الرفیق بنت قریشی فضل حق صاحب ربوہ)

پچاس لائبریریوں کے نام ماہنامہ الفرقان مفت

دو دوستوں کی طرف سے آمدہ رقم کے ذریعہ پچاس لائبریریوں کے لئے رسالہ الفرقان ایک سال کے لئے جاری کیا جا رہا ہے۔ احباب اپنے اپنے علاقہ کی جس لائبریری کے نام رسالہ جاری کرانا زیادہ مفید سمجھیں اس کے پتہ سے جلد مطلع فرما دیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

امیدوار اخراجات کے گوشوارے داخل کریں

اسلام آباد ۷ جنوری الیکشن کمشن نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں حصہ لینے والے تمام امیدواروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ مقررہ مدت کے اندر اپنے انتخابی اخراجات کے گوشوارے کمیشن کو بھیج دیں۔ گوشوارے نہ بھیجنے والے امیدواروں کو دو سال تک قید یا ایک ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ قومی اسمبلی کے امیدوار کے لئے اخراجات کی حد پچیس ہزار روپے اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار کے لئے پندرہ ہزار روپے رکھی گئی ہے۔ پنجاب میں قومی اسمبلی کے امیدواروں کو ۱۹ فروری تک گوشوارے داخل کرنا ہوں گے۔

اقتصادی کونسل نے سالانہ منصوبہ پر غور کیا

راولپنڈی ۷ جنوری کل یہاں قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں ۷۲-۱۹۷۱ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا جائزہ لیا گیا اجلاس کی صدارت صدر یحییٰ خان نے کی تین گھنٹے کے اس اجلاس میں صوبائی گورنروں۔ راولپنڈی میں موجود مرکزی وزیروں۔ صدر مملکت کے سٹاف آفیسر۔ اقتصادی مشیر اور منصوبہ بندی کمشن کے چیرمین نے شرکت کی۔ اجلاس آج پھر ہوگا۔

پاکستان کو امداد دینے والے ممالک کا اجلاس

اسلام آباد ۷ جنوری۔ پاکستان کو امداد دینے والے ممالک کا اجلاس آخر فروری یا مارچ کے اوائل میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجلاس اس بنا پر ملتوی کر دیا گیا تھا کہ عالمی بنک نے ابھی پاکستان کے مختلف منصوبوں اور مالی ضروریات کا تجزیہ مکمل نہیں کیا تھا۔ یاد رہے ان ممالک کا اجلاس جولائی میں پیرس میں منعقد ہوا تھا۔

سپریم کورٹ کے بنچ کا قیام

لاہور ۷ جنوری سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے صدر مملکت کی اجازت سے یہ ہدایت کی ہے کہ ۱۱ جنوری ۱۹۷۱ء تا ۱۳ جنوری ۱۹۷۱ء سپریم کورٹ کی ایک بنچ کراچی میں اپنی نشست جاری رکھیگی۔ اسی طرح لاہور میں بھی انہی تاریخوں میں عدالت کی ایک بنچ کام کرے گی۔

امریکہ پاکستان کو دو لاکھ ٹن اناج دیگا

واشنگٹن ۷ جنوری۔ صدر نکسن نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے طوفان کی تباہ کاریوں کے پیش نظر پاکستان کے لئے خوراک کی امداد دو لاکھ میٹرک ٹن تک بڑھا دینے کا فیصلہ کیا ہے صدر نکسن نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں حالیہ طوفان سے جو زبردست تباہی ہوئی ہے اگر تاریخ میں نہیں تو کم از کم موجودہ صدی کی بدترین آفت تھی اور جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں انہیں مزید امداد کی ضرورت ہے۔

آزاد کشمیر اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا

راولپنڈی ۷ جنوری آزاد جموں و کشمیر کی اسمبلی کا پہلا اجلاس کل چیف جسٹس خواجہ محمد شریف کی صدارت میں شروع ہوا انہوں نے ایک خاتون اور چوبیس مرد ارکان سے حلف وفاداری لیا یہ اسمبلی بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب کی گئی ہے۔ اسمبلی کا اجلاس اب ۷ جنوری کو ہوگا اس روز صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم اسمبلی سے خطاب کریں گے۔

کینیڈا کے وزیراعظم آج اسلام آباد پہنچ رہے ہیں

اسلام آباد ۱۱ جنوری کینیڈا کے وزیراعظم پاکستان کے چار روزہ سرکاری دورے پر آج اسلام آباد پہنچ رہے ہیں جہاں ان کا شاندار استقبال کیا جائے گا۔ صدر یحییٰ خان ان کی کابینہ کے وزیر اور اعلیٰ سول اور فوجی افسر اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر معزز مہمان کا خیر مقدم کریں گے یہاں رائفلز گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا۔ وزیراعظم کل صدر یحییٰ خان سے باہمی دلچسپی کے امور اور بین الاقوامی صورت حال پر تبادلہ خیال کریں گے

اداسی کی شکایات احوال کو بگاڑتی ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ مورخہ ۲۵/۱۲ کو خاکسار کے والد محمد اسحاق صاحب شاہد مربی اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور کی حیثیت سے شمس آباد تحصیل چونیاں بغرض تربیتی دورہ سکوٹر پر جا رہے تھے کہ اچانک سکوٹر slip ہو گیا جس کی وجہ سے ان کے کولہے گھٹنے اور بائیں بازو پر کافی چوٹیں آئی ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(محمد یحییٰ خان مغلپورہ لاہور)

۲۔ ۳۰/۲۹ دسمبر کی رات کو ربوہ سے پاکپتن جاتے ہوئے میرے والد صاحب ڈاکٹر سید امتیاز حسین اور بھائی سید ناصر احمد اپنی کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد مکمل صحت دے۔ آمین

(میجر سید محمد خیر البشر)

۳۔ خاکسار کی محکمانہ ترقی کا معاملہ زیر غور ہے احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیاب فرمائے۔ آمین

(بشیر الدین کمال بہاولپور)

وزیراعظم برطانیہ پاکستان کا دورہ کریں گے

لندن ۷ جنوری وزیراعظم برطانیہ مسٹر ایڈورڈ ہیتھ آج پاکستان اور بھارت کے دورہ پر روانہ ہوں گے وزیراعظم دونوں ملکوں کا دورہ مکمل کرنے کے بعد سنگاپور میں دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ مسٹر میکملن کے ۱۹۵۸ء میں پاکستان اور بھارت کے دورہ کے بعد برطانوی وزیراعظم کا یہ پہلا دورہ ہوگا۔

امریکہ روس اور مصر میں اختلافات پیدا کرنا چاہتا ہے

قاہرہ ۷ جنوری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر انور سادات نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ روس اور مصر کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے انہوں نے امریکی حکومت کے اس بیان کی تردید کی کہ روسی فوجوں نے عرب پر قبضہ کر رکھا ہے۔ صدر انور سادات نے یہ بات کل قاہرہ سے پندرہ میل دور طانطا کے مقام پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ صدر سادات نے کہا کہ روس واحد ملک ہے جس نے نہ صرف فوجی بلکہ اقتصادی اور سیاسی شعبوں میں بھی ہماری مدد کی ہے انہوں نے کہا امریکہ اور برطانیہ نے دوسری عالمی جنگ کے دوران روس سے امداد حاصل کی تھی۔ اور اگر آج کوئی اور ملک روس سے امداد حاصل کرتا ہے تو امریکہ کو اس پر نکتہ چینی کے لئے کوئی حق نہیں ہے۔

فلسطینی چھاپہ مار اور حکومت اردن

عمان ۷ جنوری وزیراعظم اردن مسٹر وصفی تل نے کہا ہے کہ فلسطینی چھاپہ ماروں اور حکومت اردن کے درمیان تعلقات بہتر بنانے کے لئے قاہرہ اور عمان کے معاہدوں پر پوری طرح عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اردن کی خواہش ہے کہ اسرائیل کے خلاف تمام عرب ملکوں کا تعاون حاصل کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اردن چار ملکوں کے وفاق کے قیام کا حامی ہے اور اس کو عرب اتحاد کی طرف ایک اہم قدم تصور کرتا ہے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

٧٨٦
نیک اور مفید مشورہ مفت
ماہر بواسیر کی آواز
گھر گھر میں پہنچا دو
(انشاءاللہ)
ہم ہر قسم کی زنانہ مردانہ بواسیر کا علاج صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے مسّے یعنی موکے جڑ سمیت نکال دیتے ہیں۔ ساری عمر کے لئے اس موذی مرض سے نجات مل جائے گی۔ زنانہ بواسیر کا علاج تجربہ کار عورت کی معرفت کیا جاتا ہے۔
سند یافتہ حکومت پاکستان خاندانی حکیم حاکم علی ماہر بواسیر
کھڈیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور

فینائل و گریس بنانے کا طریقہ ہم سے پوچھئے
علی سنز مینوفیکچررز ۹۱۷ موتی بازار نوشہرہ کینٹ

چھرا گھونپ کر
یا ڈاکٹر کار سے پیٹ میں سوراخ کر کے جانوروں کے اپھارہ کا علاج کیوں؟
اکسیر اپھارہ
فوری نہایت مفید علاج ہے۔ فی پیکٹ -/۱ درجن یا زائد پر کمیشن ۲ درجن پر ڈاک خرچ فری۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس اور مسلمان

اس دور میں جب کہ مسلمانانِ عالم ایک دورِ انحطاط سے گزر رہے ہیں یہ یقین کرنا مشکل ہوگیا ہے کہ اس علم کی ابتداء مسلمانوں نے کی تھی جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں ہی کی بدولت علومِ سائنس میں اتنی ترقی ہوئی آج جسے ترقی یافتہ یورپ کہتے ہیں آٹھویں اور نویں صدی کے قبل وہاں کے لوگ جہالت اور تاریکی کے عمیق گڑھوں میں گرے ہوئے تھے اور مسلمانوں ہی نے ان کو تاریکی اور قعرِ مذلت سے نکالا تھا۔ ہسپانیہ اور اندلس میں مسلمانوں نے درس گاہیں قائم کیں اور ان لوگوں کو علم سے بہرہ ور کیا۔ اگر مسلمان نہ ہوتے تو آج یورپ اتنا ترقی یافتہ نہ ہوتا۔ اور اگر مسلمان نہ ہوتے تو سائنس میں اتنی ترقی نہ ہوتی رموزِ فطرت کے متلاشیوں میں مسلمان سرِفہرست تھے۔ انسان چاہتا تو یہی ہے کہ تخلیق عالم کے بھید کو کھول کر رکھ دے کیونکہ انسان کی فطرت میں تحقیق و تجسس کا مادہ موجود ہے اسی وجہ سے سائنس میں اتنی ترقی ہوئی جس کا سہرا مسلمانوں کے سر ہے جب سائنس ابتدائی منازل طے کر رہی تھی تو صرف عقل و قیاس کے ذریعے ہی سب کچھ سمجھنے کی کوشش کی گئی مگر سائنس میں کوئی نمایاں ترقی نہ ہوئی۔ مگر جب نظریوں اور قیاس آرائیوں کی تصدیق تجربوں سے ہونے لگی تو اس وقت سائنس کی ترقی کے مدارج میں ایک درخشاں باب کا اضافہ ہوا۔ یہ کام سب سے پہلے عربوں نے کیا انہوں نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ نظریوں کی تصدیق تجربوں سے شروع کی۔

الغرض سائنس کی ترقی کی ابتداء مسلمانوں سے شروع ہوئی۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے احکام فکر و نظر ہی کی وجہ سے مسلمانوں کو شوق پیدا ہوا۔ اور انہوں نے تلاش و جستجو شروع کی۔

قرآن پاک میں مظاہرِ قدرت اور معاملاتِ فطرت کے مطالعہ کی واضح ہدایت موجود ہے اس دنیا کے جاندار اور بے جان مخلوق کے وجود اور ان کی نشوونما کے مطالعہ کی ہدایت ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں نے تلاش و جستجو میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں تاریخ شاہد ہے کہ جابر بن حیان، الخوارزمی۔ خالد بن یزید ابو محمد خوجندی۔ ابن اللیث۔ عمر خیام۔ ذکریا الرازی۔ ابن سینا محمد ابن الحسن۔ موسیٰ بن شاکر، محمد بن جابر بستانی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے سائنس کی بنیاد ڈالی تھی آج جن علوم پر دنیا اس قدر نازاں ہے ان بزرگوں نے ہی اس کی ابتداء کی تھی۔

کششِ ارضی کے مسئلہ کو لیجئے اس کی دریافت میں نیوٹن کا بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے لیکن تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان نیوٹن سے بہت پہلے اس مسئلہ کو سمجھ گئے تھے۔ مولانا روم فرماتے ہیں:۔

جملہ اجزائے جہاں زاں حکم پیش — جفت جفت و عاشقاں جفت خویش
ہست ہر جزوے ز عالم جفت خواہ — راست ہمچوں کہربا و برگ کاہ

یعنی اس کائنات میں ہر ذرہ ہر دوسرے ذرہ کو اس طرح کھینچتا ہے جس طرح کہربا گھاس اور تنکوں کو کھینچتا ہے۔ ان اشعار کے ملاحظہ کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ نیوٹن نے سب سے پہلے اس کلیہ کو دریافت کیا حالانکہ مولانا روم کا زمانہ نیوٹن کے زمانے سے پانچ سو سال پہلے تھا۔ ابن مقنع کے بارے میں تاریخ کا ہر طالب علم اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ ہر رات ایک کنوئیں سے ایک مصنوعی چاند طلوع کیا کرتا تھا اور وہ جب غائب ہوا تو اس نے ایک ایسے کنوئیں میں چھلانگ لگادی تھی جس میں تیزاب بھرا ہوا تھا اور تیزاب کے اثر سے اس نے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے غائب کر دیا۔

(ماخوذ)

ضروری اعلان

بل ماہ دسمبر ۱۹۷۰ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں بلوں کی ادائیگی ہر صورت میں ۱۰ر جنوری ۱۹۷۱ء سے قبل ہو جانا ضروری ہے۔ (مینجر الفضل)

درخواست دعا

محترم شیخ محمد حسین صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جٹ لینڈ کا کراچی میں گزشتہ دنوں بندش پیشاب کی وجہ سے اپریشن ہوا ہے گو اپریشن کامیاب ہوا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست ہے۔ (مختار احمد ہاشمی ربوہ)

۲۔ خاکسار چند ماہ سے مالی اور ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پریشانیوں سے نجات بخشے آمین۔

(محمد حسین سابق خادم مسجد مبارک ربوہ)

نئے سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرری کی میعاد ۳۰/۴/۷۱ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۱/۵/۷۱ تا ۳۰/۴/۷۴) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۱۵/۳/۷۱ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے

ضروری نوٹ: بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں جن عہدوں پر ۳۰/۴/۷۱ کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی۔ اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیق بھی انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہیئے کہ وہ بقایادار نہیں ہیں۔

صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۳۰/۴/۷۱ کو ختم ہو رہی ہے جملہ ایسی جماعتیں جن میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہ اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔

جن جماعتوں کے پاس انتخابات کروانے سے متعلق قواعد و ضوابط کی کتاب موجود نہ ہو وہ نظارت علیا سے بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں اس کی قیمت مع محصول ڈاک دو روپے پانچ پیسے ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کے لئے ایک عظیم بشارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"سچی بات یہی ہے کہ تمہیں ہر آن ہر لمحہ اور ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے اگر تم اس نکتہ کو سمجھو گے نہیں تو اللہ تعالیٰ تم سے برکتیں چھین لے گا۔ لیکن اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسی جماعت عطا کرے گا کہ جن کے اموال میں بھی برکت ڈالے گا جن کے نفوس میں بھی وہ برکت ڈالے گا۔ اور جن کے وجودوں میں بھی برکت ڈالے گا۔"

حضور ایدہ اللہ نے یہ بشارت تحریک جدید کے مالی جہاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمائی تھی۔ پس اس بشارت کا مصداق بننے کے لئے ہر فرد جماعت کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ وہ اکنافِ عالم میں اشاعت اسلام کے لئے تحریک جدید کا کس قدر وعدہ پورا کر رہا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اختتامی تقریر

بقیہ صفحہ اوّل

اجلاس کی کارروائی کا آغاز کریں۔ محترم الحاج ابوبکر کی یہ بہت بڑی خوش بختی تھی۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں الٰہی جلسہ سالانہ کے بین الاقوامی اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اختتامی تقریر سے قبل قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی تھی۔ وہ اپنے باوقار قومی لباس میں ملبوس اس حال میں اسٹیج پر تشریف لائے کہ ان کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ آتے ہی انہوں نے پہلے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہتے ہوئے حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے انہیں نہ صرف مصافحہ کا شرف بخشا بلکہ کھڑے ہو کر ازراہ شفقت مصافحہ کے شرف سے بھی مشرف فرمایا اور پھر خاصی دیر تک انہیں گلے لگائے رکھا۔ جونہی حضور ایدہ اللہ نے سات ہزار میل دور سے آئے ہوئے اپنے اس روحانی فرزند کو گلے لگایا جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں ہزار احباب نے اس روح پرور نظارہ سے متاثر ہو کر بے اختیار نعرے لگانے شروع کر دیئے چنانچہ تمام فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر، حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد، ارض افریقہ زندہ باد کے پُر جوش نعروں سے گونج اٹھی۔

حضور ایدہ اللہ کے اس روح پرور انداز میں معانقہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد محترم الحاج ابوبکر صاحب مائک کے سامنے آئے اور انہوں نے نہایت بلند اور پُر شوکت آواز میں پہلے سورہ فاتحہ پڑھی اور پھر قرآن مجید کی آخری تین صورتوں کی تلاوت کی۔

تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں پہلے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض منتخب دعائیہ اشعار بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم ثاقب زیروی صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے حضور کی خدمت میں مغربی افریقہ کا نہایت کامیاب تبلیغی دورہ کرنے پر ایک منظوم ہدیہ سلام پیش کیا۔ مکرم ثاقب صاحب نے اپنا یہ "سلام" بہت خوش الحانی سے پڑھا جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ کا روح پرور اختتامی خطاب

قرآن مجید کی تلاوت اور نظموں کے بعد حضور ایدہ اللہ نے احباب کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز معرکۃ الآراء خطاب سے نوازا۔ حضور کا خطاب علوم و معارف اور حقائق و دقائق کا ایک بھرپور خزینہ تھا جو احباب کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان و ایقان کا موجب اور ان کی روحانی سیری و سیرابی کا باعث ہوا۔ حضور نے فخر اولین و آخرین سردار الانبیاء حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام اور فہم و ادراک سے بالا شان پر روشنی ڈال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے تاقیامت جاری رہنے کو بہت مسحور کن انداز میں واضح فرمایا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے رفیع الشان مقصد اور اسلام کی نشأۃ اولیٰ میں اس مقصد کی نہایت مہتم بالشان تکمیل کا ذکر فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وقت آخری زمانہ میں اسلام کے دنیا بھر میں از سر نو غالب آنے اور اس موعودہ عالمگیر غلبہ کے وسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس طرح احباب کو دنیا بھر میں اسلام کے غلبہ اور ملّتِ واحدہ کے قیام کے ضمن میں ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز اس آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں غلبۂ اسلام کی جو عظیم مہم جاری ہوئی ہے اور اس کے جو خوش کن نتائج منصہ شہود پر آ رہے ہیں ان کا ذکر فرما کر احباب کو ایک عظیم خوشخبری سے نوازا۔ حضور کے اس معرکۃ الآراء خطاب کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد اور تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن مجید کی حسب ذیل ذیل آیات تلاوت کیں۔

۱۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۸)

۲۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۳)

تمام زمانوں کے لئے رحمت

مندرجہ بالا آیات کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ ہمارے محبوب، ہمارے آقا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے واسطے اور ہر زمانہ کے لئے رحمت بن کر مبعوث ہوئے اس لئے آپؐ کی نظر محدود نہیں تھی آپؐ کی توجہ محدود نہیں تھی۔ آپؐ کی دعائیں کسی خاص زمانہ یا خاص قوم تک محدود نہیں تھیں اور نہ آپؐ کی فیض رسانی کسی خاص زمانہ یا خاص قوم تک محدود تھی۔ آپؐ اپنے سے پہلوں کے لئے بھی رحمت تھے اور اپنے بعد قیامت تک پیدا ہونے والوں کے لئے بھی سراسر رحمت ہیں۔ آپؐ صرف بنی نوع انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ عالمین کے لئے رحمت بن کر آئے۔ جب سے کہ یہ عالم بنا قبل اس کے کہ انسان اس پر پیدا ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض جاریہ عالمین پر اپنا اثر کر رہے تھے کیونکہ عالمین انسان کے لئے بنائے گئے تھے اور اس لئے بنائے گئے تھے کہ انسان ان سے فائدہ اٹھائے اور وہ جو انبیاء کا سردار اور انسانوں کا فخر ہے اس کی شان کے جلوے دیکھنے کے قابل ہو جائے۔

ہر چند کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض محدود نہ تھے۔ لیکن آپؐ تھے ایک بشر اس لئے بشر ہونے کی حیثیت میں آپؐ نے دنیا میں محدود زندگی گزاری۔ خدا نے آپؐ کو اپنے پاس بلا لیا اور عزت کے ساتھ عظمت کے ساتھ جلال کے ساتھ عرش کے دائیں طرف بٹھا لیا۔ لیکن آپؐ کے فیوض دنیا میں اسی طرح جاری رہے۔ آپؐ اس دنیا میں تھے تب بھی اور جب اُس جہان میں خدا نے آپؐ کو بلا لیا تب بھی نوع انسان کو نہیں بھولے ہر قوم اور ہر زمانہ تک آپؐ کی رحمت کی لہریں جوش مارتی ہوئی پہنچیں۔ اور انسان نے ہر دور اور ہر زمانہ میں آپؐ کی رحمت سے فائدہ اٹھایا۔

ملّتِ واحدہ کے قیام کا وعدہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ملی تھی کہ آپؐ کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان وحدتِ اجتماعی کی شکل اختیار کریں گے اور ایک قوم بن جائیں گے۔ دنیا میں ملّتِ واحدہ کے قیام کا وعدہ دیا گیا تھا آپؐ کو لیکن آپؐ کی نشأۃ اولیٰ کے زمانہ میں ایسے اسباب ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے کہ روئے زمین کے تمام بنی نوع انسان ایک قوم بن جاتے۔ آپؐ کا زمانہ جیسا کہ بزرگانِ سلف اور اولیاء امت نے اپنی کتابوں میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے تکمیل ہدایت کا زمانہ تھا۔ آپؐ کے ذریعہ قرآن دنیا میں کامل نسخہ شفا کے طور پر آیا۔ اس کے آنے سے ہدایت کی ہر لحاظ سے تکمیل ہو گئی۔ نشأۃ اولیٰ میں ہدایت کی تکمیل کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ اشاعتِ دین کی طرف متوجہ ہوئے اور دین کو پھیلاتے ہوئے معلوم دنیا تک پہنچ گئے اور اس میں اسلام کو غالب کر دکھایا۔ لیکن دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی جو مشیّتِ ایزدی کے ماتحت ابھی دریافت نہ ہوئے تھے انسان آباد تھے۔ مثال کے طور پر امریکہ میں لوگ موجود تھے لیکن باقی دنیا کو امریکہ کے وجود کا سرے سے کوئی علم نہ تھا اس لئے نشأۃ اولیٰ میں قرآن مجید کی آواز امریکہ میں بسنے والوں تک نہ پہنچی۔ اب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کے ذریعہ دنیا میں ملّتِ واحدہ کے قیام کا وعدہ دیا گیا تھا اس لئے بزرگانِ سلف نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اور وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کا وعدہ مسیح موعود کے آنے پر پورا ہوگا۔ پہلوں نے بھی یہی کہا اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہونے والی وحی سے بھی اس امر کی تصدیق ہوئی کہ اسلام کی تکمیلِ اشاعت کا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے (اس کے ثبوت میں حضور ایدہ اللہ نے تفسیر جامع البیان مصنفہ ابوجعفر محمد بن جریر طبری، بحار الانوار، اور فتح الباری شرح بخاری نیز کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد حوالے پڑھ کر سنائے) گویا کہ تکمیل اشاعت آخری زمانہ میں ایک ایسے اُمتی کے ہاتھ سے ہونا مقدر تھی جو اپنی خُو اور روحانیت کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ایک ٹکڑا ہے۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ قیامت تک فیوض محمدی کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ وہ جو عالمین کے لئے رحمت بن کر آیا وہ ہر زمانہ اور ہر قوم تک نہیں پہنچا۔ اُسی کا فیض جاریہ ہے جو اِس آخری زمانہ میں اُس کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مشرق و مغرب کی قوموں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے اور مشرق و مغرب کی قوموں کے سعید الفطرت اسلام کی آغوش میں آ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھ کر رہے ہیں اور اس طرح دنیا میں ملّتِ واحدہ کے قیام کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپؑ پر ایمان لانے کے بعد ہم اُس زمانہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جو اسلام کی تکمیلِ اشاعت کا زمانہ ہے۔ اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ (باقی)

درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری کرم دین صاحب بشیر کی پھوپھی صاحبہ پر اچانک فالج کا حملہ ہوا ہے نبیرہ بشیر احمد صاحب ولد عاشق سلیم صاحب کے بائیں بازو کی کلائی وقار عمل کے دوران ٹوٹ گئی ہے۔ دونوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد اسحاق نثار مربی اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴